Regd. No. L. 5254

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

انّ الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء۔ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

تار کا پتہ:۔ الفضل لاہور ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

روزنامہ الفضل لاہور

یوم شنبہ

شرح چندہ

سالانہ	۲۴ روپے
ششماہی	۱۳ "
سہ ماہی	۷ "
ماہوار	۲½ "

فی پرچہ ۲ آنہ

۷ جمادی الاوّل ۱۳۷۲ھ

جلد ۴۱/۷ ۲۴ صلح ۱۳۳۲ھ ش ۲۴ جنوری ۱۹۵۳ء نمبر ۲۱

اخبار احمدیہ

ربوہ ۲۱ جنوری (بذریعہ ڈاک) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے سینہ میں درد ہے۔ احباب حضور ایدہ اللہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔

لاہور ۲۴ جنوری محترمہ بیگم صاحبہ حضرت میر محمد اسحاق صاحب رضی اللہ عنہ کا کل ایکسرے ہوا ہے۔ علاج تاحال جاری ہے۔ احباب ان کی کامل صحت کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

محترمہ بیگم صاحبہ مرزا عزیز احمد صاحب خدا تعالیٰ کے فضل سے روبصحت ہیں۔ احباب انکی صحت کاملہ کیلئے دعا فرمائیں۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

محمد صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین

انسان کامل جو سب کاملین سے اکمل اور مظہر اتم مراتب الوہیت اور حقیقی طور پر درجہ سوم قرب سے ممتاز ہے وہ درحقیقت تمام بنی آدم میں سے ایک ہی ہے جو حضرت سیدنا و مولانا محمد ہیں اور باقی سب رسل وغیر رسل اس سے مراتب میں کم ہیں۔ ہاں بعض طبائع ظلی طور پر حسب اندازہ دائرہ استعداد اپنی کے اس کمال کو پاتے ہیں مگر حقیقی و اتم و اکمل و اشد و اجلیٰ و اصفیٰ و ارفع و اعلیٰ طور پر کمال مرتبہ ثالثہ اسی کو حاصل ہے۔ (براہین احمدیہ)

اگلے مہینہ کی دوسری تاریخ کو جنیوا میں ڈاکٹر گراہم دونوں ملکوں کے نمائندوں سے مزید بات چیت شروع کرینگے

بمبئی کے گورنر سرگرجا شنکر باجپائی اس بات چیت میں ہندوستان کی نمائندگی کرینگے

کراچی ۲۴ جنوری۔ اقوام متحدہ کے نمائندہ کشمیر ڈاکٹر فرینگ گراہم اگلے مہینے کی دوسری تاریخ کو جنیوا میں پاکستان اور ہندوستان کے نمائندوں سے کشمیر سے فوجیں ہٹانے کے بارہ میں مزید بات چیت شروع کریں گے۔ آج ہندوستان کے محکمہ خارجہ کے ایک ترجمان نے یہ اعلان کیا۔ اس نے یہ بھی اعلان کیا کہ بمبئی کے گورنر سرگرجا شنکر باجپائی اس بات چیت میں ہندوستان کی نمائندگی کریں گے۔ اقوام متحدہ کے ہیڈکوارٹر سے یونائیٹڈ پریس آف امریکہ نے خبر دی ہے کہ آج رات ڈاکٹر گراہم دونوں ممالک کے نمائندوں سے ملاقات کر رہے ہیں۔ نیز کشمیر کے مسئلہ کو طے کرنے کے سلسلہ میں اپنی مساعی کے متعلق وہ آج رات ایک عارضی رپورٹ بھی سلامتی کونسل میں پیش کریں گے۔

جنرل نجیب نے "محاذ آزادی" کے نام سے مصر میں ایک نئی جماعت قائم کر دی

قاہرہ ۲۴ جنوری۔ مصر کے وزیر اعظم جنرل محمد نجیب نے "محاذ آزادی" کے نام سے ایک جماعت کے قیام کا اعلان کیا ہے۔ جو ان پارٹیوں کی بجائے کام کرے گی۔ جن کو پچھلے دنوں توڑا جا چکا ہے اس امر کا اعلان آج جنرل نجیب نے "آزادی میدان" میں ایک لاکھ کے مجمع میں کیا۔ جہاں چھ ماہ قبل کے فوجی انقلاب کی یادگار میں فوجی جشن منایا جا رہا تھا جنرل نجیب نے کہا کہ اس نئی "پارٹی" کا مقصد وادی نیل کا اتحاد اور برطانوی فوجوں کو نہر سویز کے علاقے سے نکالنا ہے۔ اپنی تقریر میں سوڈان کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ سوڈان مصر کا جنوبی حصہ ہے آپ نے کہا کہ اس جماعت کے قیام سے یہ نتیجہ نکلے گا کہ مصر سے غیر ملکی اثر و رسوخ ختم ہو جائے گا۔ اور یہاں سیاسی اتحاد قائم ہو جائے گا۔ غیر ملکی طاقتوں کا کام عوام میں ہیجان برپا کرنا اور سیاسی جماعتوں میں پھوٹ ڈالنا تھا مگر ان کے یہ ہتھکنڈے اب چل نہیں سکیں گے۔ آپ نے کہا کہ اس جماعت کا نصب العین "اتحاد، تنظیم اور عمل" ہو گا۔ اور یہ ملک کے مفاد کے لئے کام کرے گی۔ اور اپنی ملکی ذمہ داریوں کو اپنے عمل سے ثابت کر کے دکھائے گی۔

مزید اطالوی تیل بردار جہاز آبادان پہنچینگے

تہران ۲۴ جنوری۔ اطالوی تیل بردار جہاز "میریلا" کے ایجنٹ نے بتلایا ہے کہ "میریلا" کے بعد ایران کا ناصاف شدہ تیل لے جانے کیلئے مزید اطالوی جہاز آئینگے ایجنٹ مذکور آبادان کے کارخانہ کا معائنہ کرنے کے بعد کل تہران واپس پہنچے ہیں۔ تہران کے شام کو شائع ہونے والے اخبارات میں یہ خبر شائع ہوئی ہے۔ کہ "میریلا" خلیج فارس سے نکل کر بحر عرب میں داخل ہونے والا ہے۔

ماہ دسمبر میں امداد باہمی کی دس انجمنوں کا قیام

لاہور ۲۴ جنوری۔ دسمبر کے مہینہ میں پنجاب میں امداد باہمی کی دس نئی انجمنیں قائم ہوئیں۔ اور چون نئی انجمنیں انتظامی مرحلہ سے گزر کر پایۂ تکمیل کو پہنچیں۔ گوجر خاں میں ایک شہری تجارتی کواپریٹو بنک قائم کیا گیا ہے۔ جب یہ بنک کام کرنا شروع کر دیگا تو توقع ہے کہ اس سے تجارتی کاروبار کو وسیع پیمانہ پر مالی اعانت حاصل ہو گی۔ اس کے علاوہ کیمبل پور میں کواپریٹو پولٹری فارمنگ سوسائٹی کے اجراء کی صورت میں مزید ایک ترقی کا قدم اٹھایا گیا ہے اس سوسائٹی کے متعلق امید کی جاتی ہے کہ یہ صوبہ بھر میں اپنی قسم کا عظیم ترین ادارہ ہو گا

کان میں دھماکہ ہونے سے اٹھارہ مزدور ہلاک

تہران ۲۴ جنوری۔ بحر کیسپین کے ایک ساحلی علاقے میں کوئلہ کی ایک کان میں دھماکہ ہونے سے اٹھارہ مزدور ہلاک اور اسی زخمی ہو گئے۔

ایرانی مشکلات کی ذمہ داری برطانیہ کے سر ہے

وزیر اعظم ایران ڈاکٹر مصدق کا الزام

تہران ۲۴ جنوری ایران کے وزیر اعظم ڈاکٹر مصدق نے پھر کہا ہے کہ ایران کی مشکلات کی ذمہ داری برطانیہ کے سر ہے۔ آپ نے کہا کہ ہمیں جن مسئلوں کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ ان سے نپٹنے کے لئے مجھے مکمل اختیارات ملنے ضروری ہیں۔ میں جن اختیارات کو استعمال کرنا چاہوں گا۔ انہیں آخر کار مجلس کی منظوری کے لئے پیش کر دوں گا۔ آپ نے قوم سے اپیل کی کہ جب تک حقوق منوانے کی جدوجہد ختم نہ ہو جائے۔ ہمیں کامل طور پر متحد رہنا چاہئیے۔ وزیر اعظم نے اس بات چیت کی کوئی تفصیل نہیں بتائی۔ جو تیل کے سلسلہ میں برطانیہ اور ایران کے جھگڑے کو نپٹانے کے لئے امریکی سفیر مسٹر لوائے ہینڈرسن اور ان کے درمیان ہو رہی ہے۔

ملیریا کے خلاف مہم پر اٹھائیس ۲۸ لاکھ روپیہ سالانہ خرچ کیا جائیگا

لاہور ۲۴ جنوری۔ محکمہ صحت عامہ پنجاب نے صوبے کے ملیریا زدہ علاقوں میں ملیریا کی بیخکنی کے لئے ایک پنجسالہ سکیم مرتب کی ہے۔ مجوزہ لائحہ عمل ۱۹۵۶ء میں پایۂ تکمیل کو پہنچے گا۔ اس سکیم کے ماتحت ۲۸ لاکھ روپیہ کے سالانہ اوسط خرچ سے ۶۵ لاکھ کی آبادی کو ملیریا سے بچایا جائے گا۔ اس سکیم کے پہلے سال یعنی ۱۹۵۲ء میں تقریباً پندرہ لاکھ اشخاص کو ملیریا سے بچایا گیا تھا۔ اس مہم پر سات لاکھ پچیس ہزار روپے خرچ آئے تھے۔ انسداد ملیریا کی سرگرمیوں کو چودہ اضلاع کے دو ہزار دو سو چھ دیہات میں جاری کیا گیا تھا۔

ہندوستانی مسلمانوں کی کنونشن!

نئی دہلی ۲۴ جنوری۔ ہندوستان کے مسلمانوں کی ایک کنونشن مارچ کے مہینہ میں بمقام علیگڑھ منعقد ہو رہی ہے۔ اس کنونشن میں ہندوستانی مسلمانوں کے تمدنی، اقتصادی، سیاسی اور مذہبی حقوق کے تحفظ کے لئے ایک نئی سیاسی پارٹی کے قیام کے امکان پر غور کیا جائے گا۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان پرنٹنگ ورکس میں طبع کرا کر ۴۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

ایڈیٹر روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

مزید وعدے لینے کے خیال سے تیار شدہ فہرست روکے رکھنا مناسب نہیں

اللہ تعالےٰ آپ کی اس جدوجہد کے بہتر سے بہتر نتائج پیدا کرے۔ جو آپ اپنی جماعت کے ہر فرد کو تحریک جدید میں شامل کرنے کے لئے کر رہے ہیں۔ مگر اس وجہ سے تیار شدہ فہرست کو روکے رکھنا مناسب نہیں۔ وعدے ساتھ کے ساتھ مرکز میں ارسال فرماتے چلے جائیں۔ (وکیل المال تحریک جدید)

روپیہ محفوظ کرنے کا طریق

صدر انجمن احمدیہ پاکستان نے احباب جماعت کے اس روپیہ کے لئے جسے وہ اپنی آئندہ ضروریات کے لئے پس انداز کرنا چاہیں۔ مندرجہ ذیل ذرائع اختیار کئے ہیں:-

(۱) دفتر محاسب میں ایک صیغہ امانت قائم ہے۔ اس صیغہ میں جب کوئی چاہے۔ اپنا روپیہ رکھوا سکتا ہے۔ اور جب چاہے نکلوا سکتا ہے۔ اور اگر روپیہ رکھوانے والا ربوہ سے باہر ہو۔ تو اس کے طلب کرنے پر یہ صیغہ اپنے خرچ پر بذریعہ بیمہ یا منی آرڈر امانت دار کو اس کا روپیہ بھجوا دیتا ہے۔

(۲) مذکورہ صیغہ میں ایک مد "غیر تابع مرضی" قائم ہے۔ اس مد میں روپیہ رکھوانے والے فرد کو روپیہ برآمد کروانے کے لئے ایک ماہ کا نوٹس دینا ضروری ہے۔ اس کا یہ فائدہ ہے کہ وہ اپنی معمولی ضرورت پر آسانی سے اور یکدم روپیہ نہ نکلوا سکیں۔ بلکہ خاص ضرورت پر صرف کرنے کے لئے برآمد کرائیں۔ نیز اس طرح رکھوائے ہوئے روپیہ پر زکوٰۃ واجب نہیں ہوتی۔ کیونکہ ضرورت کے وقت صدر انجمن بھی اس روپیہ کو استعمال کر سکتی ہے۔ اس رقم کے امانت دار کو بھجوانے کا خرچ بھی صدر انجمن ادا کرتی ہے۔

(صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

تعلیم و تربیت

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:- "میں اپنی جماعت کے لوگوں کو نصیحت کرتا ہوں۔ کہ وہ اپنے میں سے کمزور اور کچے لوگوں پر رحم کریں۔ ان کی کمزوری کو دور کرنے کی کوشش کریں۔ ان پر سختی نہ کریں۔ اور کسی کے ساتھ بد اخلاقی سے پیش نہ آئیں۔ بلکہ ان کو سمجھائیں۔ دیکھو صحابہ رضی اللہ عنہم کے درمیان بھی بعض منافق آکر مل جاتے تھے پر حضرت رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم ان کے ساتھ نرمی کا برتاؤ کرتے۔ چنانچہ عبداللہ بن ابی حبس نے کہا تھا۔ کہ غالب لوگ ذلیل لوگوں کو یہاں سے نکال دیں گے۔ چنانچہ سورہ منافقون میں درج ہے۔ اور اس سے مراد اس کی یہ تھی۔ کہ کفار مسلمانوں کو نکال دیں گے۔ اس کے مرنے پر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنا کرتہ اس کے لئے دیا تھا۔

(ڈائری ۲۵ر فروری سنہ ۱۹۰۱ء)

(ناظر تعلیم و تربیت)

قادیان

یاد جس دم آگئی مجھ کو فضائے قادیاں
پھر گئے آنکھوں کے آگے کوچہ ہائے قادیاں

دور ہیں لیکن وہی شام و سحر آنکھوں میں ہیں
کیوں نہ پھر رہ رہ کے ہم کو یاد آئے قادیاں

میرے دل میں جب کبھی اٹھتی ہے موجِ اضطراب
آنکھ سے آنسو بہے اور لب پہ ہائے قادیاں

اس جگہ ٹھیرا ہوا ہے کاروانِ روحِ پاک
گونجتی ہے دم بدم بانگِ درائے قادیاں

کچھ حقیقت ہی نہیں رکھتی شعاعِ مہر و ماہ
کر گئی دل کو منور جب ضیائے قادیاں

دیکھ آئے گلشنِ عالم کا چپہ چپہ ہم
کچھ نہیں جچتا نگاہوں میں سوائے قادیاں

رات کے پچھلے پہر کی ان دعاؤں میں کبھی
یاد رکھنا ہم کو بھی اہلِ وفائے قادیاں

مشرقی افریقہ جانے والے

۱۰ر فروری سنہ ۵۳ء ایک بحری جہاز کراچی سے مشرقی افریقہ یعنی ممباسہ - دار السلام کو جا رہا ہے۔ اگر کوئی صاحب ہماری جماعت کے اس جہاز میں ممباسہ یا دار السلام جا رہے ہوں۔ تو براہ مہربانی مجھے میرے پتہ حالیہ پر فوراً اطلاع دے کر ممنون فرمائیں۔ اور یہ بھی تحریر کریں۔ کہ وہ کراچی میں کس تاریخ اور کس گاڑی پہنچ رہے ہیں۔ اور یہ کہ کراچی میں ان کی جائے رہائش کا پتہ کیا ہوگا وغیرہ وغیرہ

خاکسار شیخ محمد الدین مختار عام صدر انجمن احمدیہ حال مقیم کراچی معرفت ایسٹ افریقن کمپنی پوسٹ بکس ۱۵۸

قرآن کریم اور احادیث کی رو سے ضروری ہے کہ جب امام وقت موجود ہو تو اسی کے پاس زکوٰۃ ادا کی جائے

ناظر بیت المال ربوہ

ضرورت ہے

بنام سیکرٹری صاحب پاکستان انڈسٹریل ڈیویلپمنٹ کارپوریشن کراچی مجوزہ فارم میں ۲۵ر فروری سنہ ۵۳ء تک انگلستان میں ٹریننگ حاصل کرنے کے خواہشمند امیدواران سے درخواستیں طلب کی گئی ہیں۔ کل بائیس وظائف مقرر کئے گئے ہیں۔ جو مختلف اقسام کے مضامین کے لئے معین تعداد میں ہیں۔ تفصیلات کیلئے ملاحظہ ہو پاکستان ٹائمز مورخہ ۲۲/۱/۵۳۔ اعلیٰ فنی تعلیم کے متمنی احباب کے لئے یاد رہے موقعہ ہے۔

(ناظر تعلیم و تربیت)

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ارشاد

قائدین مجالس خدام الاحمدیہ کی ضروری توجہ کے لئے

سیکرٹریانِ تعلیم مقرر کئے جائیں

حضور فرماتے ہیں:- "اخلاق کی نگرانی کے لئے تعلیم کی نگرانی ضروری ہے۔ اور یہ اصل کام ہے۔ جہاں جہاں خدام الاحمدیہ کی جماعتیں قائم ہیں۔ وہاں ایک ایسا سیکرٹری مقرر کیا جائے۔ جو دس سال سے بیس سال کے لڑکوں کی فہرست تیار کرے۔ کہ کتنے لڑکے اس جماعت میں ہیں۔ ان میں سے کتنے تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ اور کتنے لڑکے تعلیم حاصل نہیں کر رہے۔ جو تعلیم حاصل نہیں کر رہے۔ ان کے والدین کو توجہ دلائے۔ کہ وہ اپنے بچوں کو تعلیم دلائیں۔ اگر اس کے کہنے کے باوجود والدین تعلیم دلانے کے لئے تیار نہ ہوں۔ تو وہ اپنے طور پر مرکز میں رپورٹ کرے۔ کہ مرکز اس کی رپورٹ سے تمام حالات سے آگاہ ہو جائے۔ ..... بہرحال میں چاہتا ہوں۔ کہ خدام الاحمدیہ جہاں تک ہو سکے۔ تعلیم کو عام کرنے کی کوشش کریں۔" (مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

شعبۂ ذہانت و صحت جسمانی کا ایک ضروری اعلان

قائدین مجالس توجہ فرمائیں

مجلس عاملہ مرکزیہ نے یہ فیصلہ کیا ہے۔ کہ تمام بہترین احمدی کھلاڑیوں کا مرکز میں ریکارڈ رکھا جائے لہٰذا تمام قائدین صاحبان اس اعلان کی اشاعت سے دس دن تک ایسے تمام بہترین کھلاڑیوں کے کوائف مرکز میں بھجوا کر ممنون فرمائیں۔ جو مروجہ انفرادی اور اجتماعی کھیلوں کے مقابلہ جات میں حصہ لینے کے قابل ہوں۔ یا حصہ لیتے ہوں۔ ان کی حاصل کردہ پوزیشن کی تفصیلات بھی ساتھ دی جائیں۔ (مہتمم ذہانت و صحت جسمانی)

اعلان

تمام حصہ داران ایکس سروس مین ایسوسی ایشن کو اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ تین حصہ داران کو ان کے حصہ کا روپیہ جو کہ چالیس فی صدی ملنا چاہیئے تھا۔ نہیں مل سکا۔ کیونکہ خزانے میں روپیہ نہیں رہا۔ اس لئے حصہ داران سے درخواست ہے۔ کہ جتنا روپیہ انہوں نے واپس لیا ہے۔ اس کا پانچ فی صدی واپس خزانے میں جمع کروا کر مشکور فرماویں۔ تاکہ بقایا حصہ داروں کو ان کے حصے کی رقم واپس دی جاوے۔ جلسہ سالانہ پر میں نے بہت دوستوں کو اطلاع دی تھی جنہوں نے وعدہ کیا تھا کہ وہ روپیہ جمع کریں گے۔ امید ہے فوراً توجہ کریں گے اخلاقی ثبوت دیں گے۔

کیپٹن شیر محمد خاں پریذیڈنٹ ایکس سروس مین ایسوسی ایشن۔

درخواست دعاء

(۱) خاکسار کی والدہ محترمہ بوجہ آنکھوں کی شدید درد کے بیمار ہیں۔ آج انہیں میو ہسپتال میں داخل کر دیا گیا ہے۔ نیز خاکسار کی اہلیہ ہفتہ عشرہ سے شدید طور پر بیمار ہے۔ ہر دو کی صحت یابی کے لئے احباب جماعت سے درخواست دعا ہے۔ نذیر احمد سیالکوٹی لاہور چھاؤنی

کمپنیوں کے حصص پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے۔ اور حصص کی اصل قیمت پر زکوٰۃ واجب ہوگی نہ کہ مارکیٹ قیمت پر۔

(نظارت بیت المال ربوہ)

روزنامہ —— الفضل —— لاہور

مورخہ ۲۴ جنوری ۱۹۵۳ء

پرجا پریشد کے شرائط

جموں میں پرجا پریشد کے جنرل سیکرٹری مسٹر مکھن لال نے شیخ عبداللہ سے بات چیت کی جو شرائط پیش کی ہیں۔ ان کے مطالعہ سے آدمی اسی نتیجہ پر پہنچتا ہے۔ کہ پرجا پریشد کی تحریک دراصل کشمیر کے مسئلہ میں ایک اور روڑا اٹکانے کے لئے شروع کی گئی ہے۔ شرائط یہ ہیں اوّل ریاست کا مالی نظام بھارت سے وابستہ کر دیا جائے دوم۔ بھارت کے باشندے بھی ریاست جموں و کشمیر کے شہری تسلیم کر لئے جائیں۔ سوم۔ ریاست جموں و کشمیر بھی بھارت کی سپریم کورٹ کے دائرہ اختیار میں شامل کر دی جائے چہارم۔ ریاست کی تمام سرکاری عمارتوں پر سوائے بھارتی جھنڈے کے اور کوئی جھنڈا نہ لہرایا جائے۔ ایک طرف تو پنڈت نہرو بار بار یہ فرما رہے ہیں۔ کہ وہ حفاظتی کونسل کے فیصلے کو منظور کریں گے۔ اگرچہ ساتھ ہی وہ حفاظتی کونسل کی ہر ممکن کوشش کو ناکام بناتے چلے جاتے ہیں۔ دوسری طرف ریاست کے نظام میں پہلے بھی ایسی تبدیلیاں کر دی گئی ہیں۔ جو متارکہ کی شرائط کی صریح خلاف ورزی پر محمول ہیں۔ اب یہ پرجا پریشد کی تحریک ہے۔ جو صاف طور پر ایک کسی ایسی سکیم کی کڑی معلوم ہوتی ہے۔ جو کشمیر پر بھارت نے رفتہ رفتہ اپنے قدم مضبوط سے مضبوط تر کرنے کے لئے شاید درپردہ بنا رکھی ہو۔

اس سلسلہ میں شیخ عبداللہ کی دہلی میں جو تقریر بھی ابھی ہوئی ہے۔ اس میں شیخ عبداللہ نے جو باتیں کہی ہیں۔ ان سے قطع نظر غور کیا جائے تو یہ تقریر بھی دراصل اسی سلسلہ کی ایک کڑی معلوم ہوتی ہے پرجا پریشد کے سیکرٹری کی شرائط خواہ اس صورت میں تسلیم نہ کی ہوں جس پر پیش کی گئی ہیں۔ مگر قیاس ہے کہ آخر کوئی نہ کوئی ایسا سمجھوتہ کر لیا جائے گا۔ جس سے کشمیر میں بھارت کا قدم کچھ اور آگے بڑھ جائے گا۔

سوال یہ ہے کہ جس صورت میں کہ بھارت خود کشمیر کا معاملہ حفاظتی کونسل میں لے گیا ہے اور پنڈت نہرو بھارت کے وزیر اعظم جب بار بار اعلان کرتے ہیں۔ کہ وہ حفاظتی کونسل کے فیصلہ کے پابند ہیں۔ اور حقیقت یہ ہے کہ یہ معاملہ حفاظتی کونسل میں ابھی چل رہا ہے۔ ایسی صورت میں پرجا پریشد کی شرائط جو بھارت کے دستور سے تعلق رکھتی ہیں۔ جب تک بھارت پہلے ان کے متعلق اپنی آئینی رضامندی نہ ظاہر کرے۔ شیخ عبداللہ کے سامنے کس طرح پیش کی جا سکتی ہیں۔ اس لئے مسٹر مکھن لال کو چاہیئے کہ پہلے ان شرائط کے متعلق بھارت سے استصواب کر کے اس کی رضامندی حاصل کرے۔ اگر وہ ایسی ذمہ داریاں لینے کو تیار ہو تو پھر شیخ عبداللہ سے بھی مطالبات کر لئے جائیں۔

ظاہر ہے کہ بھارت اپنے ان فرائض کے پیش نظر جو معاملہ کشمیر کے تعلق میں حفاظتی کونسل کی طرف سے اس پر عائد ہوتے ہیں۔ کوئی ایک بھی ایسا کام نہیں کر سکتی۔ جن کا ان شرائط میں مطالبہ کیا گیا ہے۔ اگر وہ ایسا کرے۔ تو یہ صریحاً شرائط متارکہ کی خلاف ورزی ہوگی اس لئے چونکہ بھارت کا یہ دعوےٰ ہے۔ کہ اس نے کشمیر پر اس لئے فوجی قبضہ کر رکھا ہے۔ کہ وہ ریاست کے اندرونی اور بیرونی امن کی ذمہ وار ہے۔ تو اس کو چاہیئے کہ وہ زبردست ہاتھ سے ایسی تحریکوں کو دبانے کے لئے موثر اقدام کرے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ بھارت اس امر کو اچھی طرح سمجھتا ہے۔ اور بظاہر وہ ایسا ہی کرتا نظر آتا ہے۔ مگر جو کچھ اس نے اب تک کیا ہے۔ وہ کافی ثابت نہیں ہوا۔ ہمیں توقع ہے کہ پنڈت نہرو ایسے غیر منصفانہ اور ناجائز تحریکات کو جو بھارت کے ایک ہمسایہ ملک کے ساتھ تعلقات کو تلخ سے تلخ تر کرنے والی ہوں پنپنے نہیں دیں گے۔ اور اس کا خاطر خواہ تدارک کریں گے۔ دونوں ملکوں کے مفاد کے پیش نظر ایسا کرنا ضروری ہے۔

اسلام آرہا ہے

تاریخ اسلام کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اہل حق کے ساتھ علمائے سوء کا گروہ ضرور لگا چلا آیا ہے۔ چونکہ علمائے سوء کے پاس حقانیت کا فقدان ہوتا ہے۔ اس لئے وہ حکومت کا سہارا لیتے ہیں۔ اسلام کی مقدس شریعت کو توڑ موڑ کر وہ ایسے مسائل گھڑ لیتے ہیں۔ جن کو وہ حق کو مٹانے کے لئے بطور ہتھیار استعمال کرتے ہیں۔ کیونکہ حق کو وہ اپنا ازلی دشمن سمجھتے ہیں۔ حکومت کو اپنے قابو میں لاکر وہ اہل حق پر ارتداد کا فتوےٰ جڑتے ہیں۔ چونکہ اہل حق تھوڑے ہوتے ہیں۔ اور علمائے سوء زیادہ اس لئے شخصی حکومتوں میں ان کی دخل اندازی یقینی ہوتی تھی۔ ایک شخص کو جو خود اکثر علم دین سے بے بہرہ ہوتا ہے ورغلا لینا کوئی بڑی بات نہیں اس لئے علمائے سوء کا اکثر داؤ چل جاتا رہا ہے اہل حق چونکہ حق کو چھوڑ نہیں سکتے۔ اس لئے ہمیں تمام تاریخ اسلام علمائے سوء کے کارناموں سے رنگین نظر آتی ہے۔ آپ دیکھیں گے۔ کہ ان علمائے سوء نے ارتداد کے فتووں سے سینکڑوں نہیں ہزاروں نہیں۔ لاکھوں اہل حق کا خون کروایا ہے چونکہ شخصی حکومتوں کے وقت سے علمائے سوء کو یہ چاٹ پڑی ہوئی ہے۔ اس لئے ہم دیکھتے ہیں کہ آج بھی جبکہ ایسی باتوں کا امکان نہیں رہا۔ وہ اپنی سوچ کئے جاتے ہیں۔ چنانچہ انہوں نے کئی قسم کی مجلسیں بنا رکھی ہیں۔ کوئی مجلس احرار ہے تو کوئی مجلس اہلحدیث کوئی اسلامی جماعت ہے تو کوئی مجلس تحفظ ختم نبوت وغیرہ وغیرہ جب یہاں انگریز تھا۔ ان کا داؤ نہیں چل سکتا تھا۔ پاکستان بننے کے ساتھ ان کی خون آشامی کی رگ پھر پھڑک اٹھی ہے۔ اور وہ ایڑی چوٹی کا زور لگا رہے ہیں۔ کہ کس طرح حکومت پر قبضہ کیا جائے۔ اور اپنا من بھاتا کام شروع کر دیا جائے۔ یعنی قاضی صاحب بیٹھے ہیں ایک طرف مولویوں کا گروہ کرسیوں پر بیٹھا ہے۔ اور دوسری طرف جلاد تلواریں سونتے کھڑے ہیں۔ مجرم پیش ہوتا ہے کہ جی اس نے جرم ارتداد کا ارتکاب کیا ہے۔ یہ کہتا ہے کہ اللہ تعالےٰ نے قرآن مجید میں حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق کہا ہے۔

لست علیھم بمصیطر

یعنی اے ہمارے رسول تو لوگوں پر خدائی فوجدار نہیں حالانکہ ملا مودودی اپنے رسالہ جہاد فی سبیل اللہ میں صفحہ فلاں سطر فلاں پر فرماتے ہیں کہ اسلامی جماعت خدائی فوجداروں کی جماعت ہوتی ہے۔ ملا مودودی نے قرآن کریم کی تفسیر لکھی ہے۔ بھلا اگر کوئی ایسی بات اس میں ہوتی۔ تو ان کی نظر سے کیسے اوجھل رہتی۔ اس لئے یہ صریح ارتداد ہے۔ اور اسلام میں ارتداد کی سزا قتل ہے۔

اس پر قاضی صاحب داہنی طرف نظر اٹھاتے ہیں۔ جہاں مودودی صاحب مولویوں کے درمیان بیٹھے ہیں۔ مودودی صاحب چلا کر دعوےٰ کی تائید کرتے ہیں۔ اور تصدیق کے لئے اپنے کتابچہ "مرتد کی سزا اسلام میں" کا حوالہ نکال کر پیش کرتے ہیں۔ قاضی صاحب جلادوں کی طرف نظر پھراتے ہیں۔ اور حکم دیتے ہیں۔

"لے جاؤ اس مرتد کو فوراً قتل کرو"

اللہ اللہ پاکستان میں ایسے لوگ!!!

الغرض یہ علمائے سوء ایڑی چوٹی کا زور لگا رہے ہیں۔ کہ پاکستان کی سرزمین کو کس طرح لالہ زار بنایا جائے۔ چنانچہ پہلے احمدیوں کو تاڑا گیا ہے مودودیوں نے حکومت سے نواں مطالبہ یہ کر رکھا ہے۔ کہ احمدیوں کو غیر مسلموں کی فہرست میں شامل کر دیا جائے۔ یہ جمہوری ملائی چال ہے۔ اصل مطلب یہ ہے کہ جو احمدی بنے اس کو قتل کیا جا سکے۔ اور اس طرح یہ تحریک حق رک جائے۔ اور اسلام کی دنیا میں واہ واہ ہو اور پاکستان کا نام اچھلے۔ مگر "بی بی بخشو چوہا لنڈورا ہی جی رہے گا"۔ مسلمانوں نے صاف کہہ دیا ہے۔ کہ میاں ہمیں ایسی ٹیڑھی شریعت نہیں چاہیئے۔ ہمیں تو سیدھا سادہ اسلام چاہیئے۔ جو رحمۃ للعالمین ہے۔ علماء کراچی میں سر جوڑ جوڑ کر مشورہ کر رہے ہیں۔ کبھی کبھی طلباء اور غنڈوں کو بھی بھڑکا دیتے ہیں کہ ارباب حکومت "علم کا زور و زر دیکھ لیں"۔ مگر اب ان کا داؤ نہیں چل سکتا۔ جمہوریت کے ساتھ اسلام بھی آرہا ہے۔

شذرات

نہروں کا مسئلہ

گزشتہ سال کے وسط میں مشرقی پنجاب کے وزیر چوہدری لہری سنگھ نے ایک تقریر میں کہا تھا۔
"پاکستان میں بہت کم دریائی پانی جانے دیا جاتا ہے۔ بھاکرا ڈیم کی تکمیل کے بعد ستلج کے پانی پر کنٹرول کر لیا جائیگا۔ جبکہ راوی اور بیاس کے پانی پر مادھوپور اور ہریکے پتن ہیڈ ورکس کے ذریعہ پہلے ہی قابو پا لیا گیا ہے۔ جونہی گورنمنٹ کی طرف سے ہدایات ملیں گی، پاکستان کو سرحد کے اس پار پانی دینا بند کر دیا جائیگا بھارت گورنمنٹ مزید عرصہ تک ستلج راوی اور بیاس کے پانی دیئے جانے کو برداشت نہیں کر سکتی۔ اس پانی کو مکمل طور پر پنجاب (بھارت) کی آبپاشی کے لئے استعمال کیا جائیگا"۔

چوہدری لہری سنگھ کی اس تقریر پر ۶-۷ ماہ گزر چکے ہیں، مگر ہماری گورنمنٹ نے اس تشویشناک صورت حال کی روک تھام کے لئے کوئی عملی قدم نہیں اٹھایا، حالانکہ یہ معاملہ ہمارے ملکی مسائل میں سب سے زیادہ اہمیت کا حامل ہے۔

کیا ہم اس وقت بیدار ہوں گے جب مغربی پاکستان کے لہلہاتے ہوئے کھیت اور ہری بھری کیاریاں ریگستانوں میں تبدیل ہو جائیں گی۔

نبیوں کا فل بنچ؟

راولپنڈی سے ہمیں حال ہی میں وہاں کی منعقدہ علماء کنونشن کی مفصل رپورٹ موصول ہوئی ہے، اس رپورٹ کا اکثر حصہ احراری لیڈروں کی لاجواب گالیوں پر مشتمل ہے۔ اور دو چار علمی اعتراضات جو ان میں موجود بھی ہیں ہم انہی کالموں میں ان کا بار بار جواب دے چکے ہیں۔ اس لئے اعادہ کی تو ضرورت نہیں۔ البتہ مولوی محمد علی صاحب جالندہری کا ایک جدید نکتہ ہدیہ قارئین کرنا خالی از فائدہ نہ ہوگا:۔

مولوی صاحب نے کہا۔
"آسمان پر نبیوں کا ایک فل بنچ ہے جس میں چار نبی موسےٰؑ۔ عیسےٰؑ ابراہیمؑ اور رسول کریمؐ ہیں، ابراہیمؑ نے کہا قیامت کب آئے گی تو موسےٰؑ نے کہا کہ صحیح تاریخ کا تو مجھے پتہ نہیں، رسول کریمؐ سے پوچھا گیا تو انہوں نے بھی یہی جواب دیا۔ عیسےٰؑ سے پوچھا گیا۔ تو انہوں نے کہا صحیح تاریخ کا تو مجھے علم نہیں، مگر جب تک میں دجال کو قتل نہ کر دوں قیامت نہ آئے گی"

یہ کہنے کے بعد جالندہری صاحب نے کہا۔
"اگر اس وقت عیسےٰ فوت ہو چکے تھے تو باقی نبیوں نے کیوں نہ کہا کہ بھئی تم تو مر چکے ہو تم کیسے دجال کو جا کر قتل کرو گے"

جالندہری صاحب جواب دیں کہ اگر آپ واقعی یہی عقیدہ رکھتے ہیں تو آپ لوگ اس بنچ کے جملہ افراد میں سے صرف حضرت مسیحؑ کی زندگی کا ہی ڈھنڈورہ کیوں پیٹتے ہیں۔ سب کو زندہ کیوں نہیں کہتے؟ **کیا یہ حضرت ابراہیمؑ، حضرت موسےٰؑ اور حضرت خاتم الانبیاء سردار کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کی توہین نہیں؟**

بخاری صاحب کا چیلنج

احراری امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری نے آل مسلم پارٹیز کنونشن (راولپنڈی) کے اجلاس میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔
"پیغمبر صاحب تصنیف نہیں ہوتا۔ میں مرزائیوں کو چیلنج کرتا ہوں کہ وہ دنیا کے کسی کتب خانے میں سے کسی نبی کی کوئی کتاب دکھائیں۔ کیونکہ نبی صرف وہ ہو سکتا ہے جو امی ہو"۔

جناب علامہ حافظ محمد اسلم جیراجپوری اپنی شہرہ آفاق تصنیف "تاریخ القرآن" میں تحریر فرماتے ہیں۔
"پڑھا لکھا ہونا منصب نبوت کے خلاف نہیں ہے۔ حضرت موسےٰؑ اور حضرت عیسےٰؑ کے حالات دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ پڑھے لکھے تھے۔ لیکن نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو جو کہ سر نبوت کی تفصیلی شرح اور علوم باطنی کے سب سے بڑے رازدان تھے۔ اللہ تعالےٰ نے غیر کی تعلیم کا منت کش بنانا گوارا نہ فرمایا، چنانچہ آسمانی کتب میں بھی امی کے لقب کے ساتھ آپ کی بشارتیں دی ہیں"۔ (ص ۱۳-۱۴)

جب ثابت ہو گیا کہ نہ صرف پڑھا لکھا ہونا منصب نبوت کے خلاف نہیں بلکہ امی ہونا محض آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جیسے کامل نبی کی خصوصیت ہے۔ تو کیا بخاری صاحب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے علاوہ دوسرے تمام انبیاءؑ کی نبوت سے اس لئے انکار کر دینگے کہ وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس خصوصیت میں شریک نہیں ہیں؟

خدائے قدیر کا زندہ نشان

ایک غیر از جماعت دوست نے جو جماعت احمدیہ کے سالانہ جلسہ ۱۹۵۲ء میں شریک ہوئے تھے سالانہ جلسہ کے متعلق اپنے قلبی تاثرات قلم بند کئے ہیں۔ یہ تاثرات لاہور کے مشہور اخبار "اقدام" نے ۵ جنوری ۱۹۵۳ء کے شمارہ میں شائع کئے ہیں۔ اور اس قابل ہیں کہ دلچسپی سے پڑھے جائیں۔

تاثرات نگار نے جلسہ کی غیر معمولی حاضری مہمانوں کے بے پناہ ہجوم اور جماعت احمدیہ کی علو حوصلگی کا ذکر مندرجہ ذیل دلکش الفاظ میں کیا ہے:۔
"اس مرتبہ جہاں ہزاروں احمدی عقیدہؐ ربوہ میں آ جمع ہوئے تھے، وہاں مجھ جیسا سیدھا سادہ مسلمان بھی جا پراجمان ہوا۔ میرا خیال تھا کہ انتہائی شدید مخالفت کے باعث اب اس جماعت کے حوصلے پست ہو چکے ہوں گے۔ اور اس مرتبہ جلسہ پر وہ رونق نہیں ہوگی۔ جو ہمیشہ سننے میں آتی ہے۔ لیکن مجمع دیکھ کر میری حیرت کی کوئی انتہا نہ رہی۔ میں جس قدر بھی مجمع کی کیفیت کا مطالعہ کرتا تھا، اسی قدر میرا یہ احساس بڑھتا جاتا تھا۔ کہ مولویوں کی مخالفت نے انہیں زیادہ راسخ العقیدہ بنا دیا ہے، یہ اپنے ارادوں میں اور زیادہ پختہ ہو گئے ہیں۔ اور ان کے حوصلے نہ صرف بڑھے ہیں۔ بلکہ بڑھتے ہی جا رہے ہیں۔ یہ نظارہ دیکھ کر مجھے خیال آیا کہ ہمارے بعض علماء جذباتی نعرے لگا کر اور کانفرنسیں منعقد کر کے اس قلیل سی جماعت کے لئے اور زیادہ متحد و منظم ہونے کے مواقع بہم پہونچا رہے ہیں۔ غلط جوش دکھانے میں ہر وقت مصر ہیں کہ جو احمدیوں کو زیادہ تقویت پہنچانے کا باعث ہو۔ اور کھاد کا کام دے کر انہیں ترقی کے امکانات سے اور زیادہ ہمکنار کر دے"۔

ہمارے موجودہ امام ایدہ اللہ تعالےٰ نے گزشتہ سال مخالفت کے تند طوفانوں میں یہ پر شوکت اعلان کیا تھا کہ دشمن جماعت احمدیہ کی ترقی کو روک نہیں سکتا۔ **اور اس کے سارے منصوبے اور سازشیں جلد ہی ہباءً منثورا بن جائنگی گھٹاٹوپ بادل اڑ جائیں گے۔ اور مطلع صاف ہو جائے گا۔ کیا کوئی ہے جو اس غیر جانبدار شہادت کو پیش نظر رکھتے ہوئے خدائے قدیر کے زندہ نشانوں پر** غور کرے؛

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔
"یہ مت خیال کرو کہ خدا تمہیں ضائع کر دے گا۔ تم خدا کے ہاتھ کا ایک بیج ہو جو زمین میں بویا گیا۔ خدا فرماتا ہے کہ یہ بیج بڑھے گا اور پھولے گا اور ہر ایک طرف سے اس کی شاخیں نکلیں گی۔ اور ایک بڑا درخت ہو جائے گا پس مبارک وہ جو خدا کی بات پر ایمان رکھے اور درمیان میں آنے والے ابتلاؤں سے نہ ڈرے۔ **وہ سب لوگ جو اخیر تک صبر کریں گے۔ اور ان پر مصائب کے زلزلے آئیں گے اور حوادث کی آندھیاں چلیں گی اور قومیں ہنسی اور ٹھٹھا کریں گی اور دنیا ان سے سخت کراہت سے پیش آئے گی۔ وہ آخر فتح یاب ہوں گے"؛ (الوصیت)**

عوامی تعاون

پنجاب کے وزیر ترقیات سید علی حسین گردیزی نے مسلم لیگ کے ایک جلسہ میں خطاب عام کرتے ہوئے کہا:۔
"قومی مسائل کو حل کرنے کی ذمہ داری تنہا حکومت پر عائد نہیں ہوتی، کوئی حکومت اپنے عوام کے اشتراک عمل و تعاون کے بغیر مشکلات سے نپٹ نہیں سکتی"۔

ہمارے وزیر موصوف نے جس امر کی جانب توجہ منعطف کرائی ہے۔ وہ اگرچہ ایک ناقابل تردید حقیقت ہے، لیکن افسوس سے کہنا پڑتا ہے۔ کہ پاکستان کے بعض عناصر نے عملاً اس کی تردید کا بیڑا اٹھا رکھا ہے۔ اور اس کے باوجود وہ اس وہم میں مبتلا ہیں کہ **مشکلات کے پہاڑ ریزہ ریزہ ہو جائینگے۔ بادصرصر کا رخ پلٹ جائے گا۔ اور آرزوؤں کے چمن پر بہار آ جائے گی۔**

پتہ مطلوب ہے

مولوی نور احمد صاحب ولد میاں غلام محمد صاحب قوم اخوند سکنہ کوریل ڈاک خانہ شوپیاں ریاست کشمیر کا موجودہ ایڈریس درکار ہے، جو دوست ان کے موجودہ ایڈریس سے آگاہ ہوں وہ نظارت کو مطلع فرمائیں۔ یا اگر وہ خود یہ اعلان پڑھیں تو اپنے ایڈریس سے اطلاع دیں؛

(ناظر بیت المال ربوہ)

سیّد محمود اللہ شاہ صاحب رضی اللہ عنہ کے مختصر حالاتِ زندگی

(از مکرم ضیاء الدین احمد صاحب قریشی ایڈووکیٹ ہائی کورٹ لاہور)

(۲)

افریقہ کی زندگی

سنہ ۱۹۲۹ء میں نیروبی محکمہ تعلیم کے بلوانے پر چلے گئے وہاں سنہ ۱۹۲۹ء سے اکتوبر سنہ ۱۹۴۷ء تک رہے۔ وہاں اپنے بیگانوں میں اور خاص کر یورپین لوگوں میں بہت عزت اور شہرت حاصل کی۔ کئی سوسائٹیوں کے ممبر تھے اور بعض کے صدر بھی تھے۔ ایک سوسائٹی جس کا نام Society for the Prevention of cruelty to animals تھا۔ اس میں سب یورپین تھے اور صرف شاہ صاحب انڈین ممبر تھے۔

افریقہ میں شاہ صاحب کا سب سے بڑا کارنامہ یہ تھا کہ جب آپ نیروبی گئے تو وہاں کی جماعت احمدیہ منظم نہ تھی بلکہ بہت پراگندہ حالت میں تھی۔ آپ نے وہاں کی جماعت کو منظم کیا اور ایک بڑی خوبصورت مسجد بنوائی۔ اس مسجد سے اس قدر لگاؤ تھا کہ اس کو چھوڑ کر دوسرے شہر میں رہائش اختیار کرنا ناپسند تھا۔ چنانچہ ایک دفعہ کا واقعہ ہے کہ ایک جگہ کسومو میں ان کو ہیڈ ماسٹر کی جگہ پیش کی گئی جو بظاہر ایک ترقی کی جگہ تھی۔ مگر شاہ صاحب نے یہ کہہ کر وہاں جانے سے انکار کر دیا کہ میں اس مسجد کو چھوڑ کر وہاں نہیں جا سکتا۔ جب تک افریقہ میں رہے جماعت کا چندہ باقاعدہ مرکز میں بھیجنے کی کوشش کرتے رہے وہاں کی جماعت کی تربیت میں باقاعدہ حصّہ لیتے رہے مستورات اور مردوں میں باقاعدہ ہفتہ وار درس دیا کرتے تھے۔ اسی زمانہ میں نیروبی میں لجنہ قائم کی۔

سنہ ۱۹۴۲ء میں جب افریقہ سے آئے تو حضرت اقدس ایدہ اللہ نے شاہ صاحب کی شادی مکرم نیاز محمد خانصاحب کی دختر نیک محترمہ فرخندہ اختر صاحبہ بی اے بی ٹی سے تجویز فرمائی۔ شادی کے بعد شاہ صاحب معہ اپنی اہلیہ صاحبہ کے افریقہ تشریف لے گئے۔

جب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے مصلح موعود ہونے کا دعویٰ فرمایا۔ تو شاہ صاحب نے زندگی وقف کر دی۔ حضرت ام طاہرؓ کی وفات کے بعد صحت بہت خراب رہنے لگی۔ افریقہ میں رہنے کو اب شاہ صاحب کا دل نہیں چاہتا تھا۔ وہاں ...... وجوہات طبی کی وجہ سے ریٹائر ہو گئے اور اکتوبر سنہ ۱۹۴۷ء میں واپس قادیان تشریف لائے۔ آنے کے ایک ہفتہ بعد تعلیم الاسلام ہائی سکول کی ہیڈ ماسٹری کا چارج لیا۔ سکول کی حالت ناگفتہ بہ تھی۔ نہ ہی تعلیم کا خاطر خواہ بندوبست تھا۔ اور نہ ہی ظاہری شکل اچھی تھی۔ شاہ صاحب نے شب و روز محنت کر کے اپنی خداداد قابلیت سے سکول کی حالت کو درست کیا۔ اور شاندار نتائج پیدا ہوئے۔

سنہ ۱۹۴۷ء کے فسادات میں شاہ صاحب کی خدمات

سنہ ۱۹۴۷ء کے دوران فسادات میں شاہ صاحب نے شاندار خدمات سرانجام دیں۔ ان دنوں میں خاکسار کو حضرت اقدس نے امور عامہ میں لگایا ہوا تھا اور شاہ صاحب کی ڈیوٹی ملٹری اور پولیس کے ساتھ ہوتی تھی۔ اس زمانہ میں پھر مجھے حضرت شاہ صاحب کے ساتھ کام کرنے کا موقعہ ملا۔ آپ دن رات کام کرتے تھے حملہ کی وجہ سے ہم چار ہزار مرد و عورتیں بورڈنگ میں محبوس تھے اور سخت گھبراہٹ کا وقت تھا مگر میں نے شاہ صاحب کے چہرہ پر کبھی گھبراہٹ یا پریشانی کے آثار نہیں دیکھے۔ نہایت متانت اور استقلال سے اپنا کام کرتے تھے۔

انہی دنوں میں جب حضرت امیر المومنین معہ خاندان ..... لاہور چلے گئے تو بعض احمدیوں نے مختلف قسم کی باتیں کرنی شروع کیں۔ شاہ صاحب سے میں نے کہا کہ لوگ اس قسم کی باتیں کرتے ہیں تو آپ نے فرمایا اور وہ الفاظ مجھے اب تک یاد ہیں کہ۔

"اگر خاندان یہاں ہوتا تو ہم سب کا فرض تھا کہ پہلے ان کو بچانے کے لئے اپنی جانیں دے دیتے۔ لیکن ان کے چلے جانے سے ہماری ذمہ داری ختم ہو گئی ہے اب اگر مرکز کی حفاظت میں مارے جائیں تو عین سعادت ہے"

پھر فرمایا "کیا ہماری لاش کی دوسروں سے کچھ زیادہ قیمت ہے؟"

تقسیم ہندوستان کے بعد سکول کی ترقی

تقسیم ہندوستان کے بعد اور ہماری قادیان سے ہجرت کے بعد جب سکول چنیوٹ میں کھولا گیا تو یہاں پھر نئے سرے سے شاہ صاحب نے سکول کو منظم کیا اور اس درجہ ترقی دی کہ چوٹی کے چار طالبعلم جنہوں نے یونیورسٹی میں وظیفہ حاصل کیا وہ اسی سکول کے طالبعلم تھے۔ حتیٰ کہ حضرت اقدس نے فرمایا کہ

"جتنے تعلیمی ادارے چل رہے ہیں ان میں سے سب سے شاندار نتیجہ تعلیم الاسلام ہائی سکول کا ہے"

شاہ صاحب لڑکوں کی تعلیم ہی کی نگرانی نہ کرتے تھے بلکہ ان کی تربیت کی طرف بھی خاص توجہ دیتے تھے۔ والدین سے بھی خط و کتابت رکھتے تھے تربیت پر لیکچر بھی دیا کرتے تھے۔ اس بات کا خیال رکھتے تھے کہ جب لڑکے باہر جائیں تو کوئی ایسی حرکت نہ کریں جس سے سکول کی یا جماعت کی بدنامی ہو۔ باوجودیکہ زیادہ کام کرتے تھے۔ مگر ہمیشہ اس کا کریڈٹ اپنے سٹاف کو دیتے تھے۔

وفات

سنہ ۱۹۵۲ء میں سکول چنیوٹ سے ربوہ میں منتقل ہو گیا اور شاہ صاحب نے سکول کے قریب ہی رہائش اختیار کر لی۔ سنہ ۱۹۵۱ء کے جلسہ کے بعد شاہ صاحب مہینہ بھر بیمار رہے۔ گذشتہ گرمیوں میں بھی سخت تکلیف تھی۔ دل کی تکلیف رہا کرتی تھی۔ ۱۵ دسمبر سنہ ۱۹۵۲ء دن کے ۱۲ بجے بیمار ہوئے۔ اس دفعہ بیماری کا حملہ بہت سخت تھا۔ اور بروز منگل صبح ۵ بجے اس دار فانی سے رحلت فرما گئے اور اپنے مالک حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اللہ تعالےٰ جنت میں ان کے درجات بلند کرے۔

سیرت

شاہ صاحب کی سیرت تو ان واقعات سے ظاہر ہے جو میں نے اوپر بیان کئے ہیں۔ مگر وہ محبت اور عقیدت جو مجھے شاہ صاحب سے تھی اور ہے اور جو محبت و عقیدت ان کے عزیزوں اور احباب کو ہے اس کا تقاضہ ہے کہ چند کلمات اور عرض کروں۔

حضرت سید عبدالستار شاہ صاحب رضی اللہ عنہ کے گھر میں چار لڑکے پیدا ہوئے اور سبھی جماعت کے واسطے مفید ثابت ہوئے۔ تجربہ کی بنا پر عرض ہے کہ سیّد محمود اللہ شاہ صاحب ان سب بھائیوں میں ممتاز تھے۔ باپ کے نہایت فرمانبردار بیٹے۔ دوستوں کے لئے نہایت وفادار دوست۔ بیوی کے لئے نہایت اچھے خاوند۔ اولاد کیلئے شفیق باپ اور جماعت کے لئے نہایت مفید وجود ثابت ہوئے۔

حضرت اقدس نے ایک دفعہ فرمایا کہ جب بچہ دنیا میں آتا ہے اسے اپنی ضروریات دنیا سے خود منوانی ہوتی ہیں۔ اور وہ اسی طرح سے کہ وہ اپنے آپکو مفید ثابت کرے۔ اور بعض لوگ تو اپنے آپ کو اتنا مفید ثابت کرتے ہیں کہ ان کا جانشین تلاش کرنا مشکل ہوتا ہے۔ یہی حال شاہ صاحب کا تھا۔

شاہ صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے رنگ میں رنگین تھے۔ دنیا میں رہ کر بھی دنیا سے الگ رہتے تھے۔ حقوق اللہ و حقوق العباد کا بہت خیال رکھتے تھے۔ نفس پر موت آئی ہوئی تھی۔ ان کی اہلیہ صاحبہ نے بتایا کہ روپیہ جمع کرنے یا جائداد بنانے کی قطعاً خواہش نہ تھی اور وہ فرماتی ہیں کہ جب کبھی میں نے کہا کہ شاہ صاحب ہمیں بھی ایک مکان بنا لینا چاہئے۔ تو ہمیشہ یہی جواب دیتے کہ:۔

"دنیا کے مکانات وفا نہیں کرتے۔ دعا کرو کہ اللہ تعالےٰ جنت میں مکان بخشے۔ کیونکہ مومن کی رہائش کی اصل جگہ وہی ہے"

حضرت شاہ صاحب دنیا سے بالکل بے نیاز واقع تھے۔ یعنی دنیاوی شان و شوکت کی خواہش نہیں رکھتے تھے۔ عہدوں کی خواہش کبھی نہیں کرتے تھے۔ لیکن اگر سمجھتے کہ عہدہ قبول کرنے میں سلسلہ کا فائدہ ہے تو وہ عہدہ قبول کر لیتے تھے۔ طبیعت کے بہت حلیم اور بردبار تھے۔ کسی شخص نے کتنا ہی دکھ دیا ہو لیکن اگر وہ گھر پر آ جاتا اور امداد کی درخواست کرتا تو بڑی محبت سے پیش آتے جب نیروبی میں تھے تو ہندو سکھ عیسائی سب کی امداد کرتے تھے۔ فرمایا کرتے تھے کہ ہمدردی کے لحاظ سے سب انسان برابر ہیں۔ خدمت خلق کا جذبہ بہت تھا۔ سخت بیماری کی حالت میں بھی لوگوں کے لئے سفارشی خطوط لکھتے تھے۔ اور بیماری کی حالت میں ہی لوگوں کے ساتھ لائل پور وغیرہ جایا کرتے تھے اور ان کے کام کرتے تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ سے بہت محبت رکھتے تھے۔

طبیعت میں غصہ نہیں تھا۔ اگر آتا تھا تو پی جاتے تھے اور زیادہ سے زیادہ اپنے برادر بزرگ سے جا کر کل واقعہ کہہ دیتے تھے۔ جھڑکی دینے یا ناراض ہونے کی عادت نہ تھی۔ اٹھتے بیٹھتے دعاؤں میں مشغول رہتے تھے۔ ہجرت سے پہلے اشراق کی نماز بھی ادا کیا کرتے تھے۔ ہجرت کے بعد دل کی تکلیف کی وجہ سے سجدہ میں دم گھٹتا تھا اس لئے چھوڑ دی تھی۔ تیسرے چوتھے دن قرآن شریف ختم کر لیتے تھے۔ سنہ ۱۹۴۹ء میں دس دفعہ قرآن شریف ختم کیا۔ فرماتے تھے کہ میری صلاح تو پندرہ دفعہ ختم کرنے کی تھی۔

حقوق العباد کا بہت خیال رکھتے تھے۔ فرمایا کرتے تھے کہ بندوں کے گناہ بندوں سے بخشوانے چاہئیں۔ نوکروں سے بھی بہت شفقت کا سلوک کرتے تھے اور دسترخوان پر اپنے ساتھ کھانا کھلاتے تھے۔ چھوٹے سے چھوٹا آدمی بھی آ کر ملنے آتا تو اس سے پوری عزت و احترام سے پیش آتے اور اسے کرسی دیتے۔ مہمان نواز بہت زیادہ تھے۔

جب کبھی خاکسار چنیوٹ جاتا تو شاہ صاحب کے دروازہ پر آواز دیتا تو ہمیشہ استقبال کے واسطے تشریف لاتے۔ نہایت محبت سے مزاج پرسی کرتے اور بہت خاطر مدارات سے پیش آتے۔ اور جب میں رخصت ہوتا تو گھر سے کچھ فاصلہ تک خود چھوڑنے آتے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ مرحوم کے درجات جنّت میں بلند کرے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ اور ان کا ایک چھوٹا بچّہ اور چھوٹی بچّی ہے دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ دونوں کو صاحب اقبال بنائے اور سلسلہ کا خادم بنائے۔ آمین ؎

شہر میں جو ہے سوگوار ہے آج
چشم اعداء بھی اشکبار ہے آج
بارِ احباب جو اٹھاتا تھا
دوشِ احباب پر سوار ہے آج

دعائے نعم البدل

چودھری احمد علی خانصاحب مرحوم کی اکلوتی بچی راشدہ بیگم نو دس جنوری کی درمیانی شب کو اپنے مولا حقیقی سے جا ملی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب دعائے نعم البدل اور پسماندگان کیلئے صبر جمیل کی دعا فرمائیں۔

نثار احمد دوالدار سکلرک

وصایا: وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

وصیت ۱۳۴۵۸ :- منکہ تسنیم اللہ بیگم زوجہ محمد اسحق خان صاحب قوم افغان پیشہ زمیندارہ عمر ۳۰ سال پیدائشی احمدی ڈیریانوالہ ڈاکخانہ داؤد سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۵۲ ۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد منقولہ دو قسم کی ہے۔ اول زیورات جو ذیل ہیں۔ ٹکہ طلائی تولہ۔ انعام طلائی تولہ۔ انگوٹھیاں طلائی تولہ۔ ایک سوئی طلائی تولہ۔ سنگلا و توڑے نقرئی قیمتی تیس ۳۵ روپے۔ دوم میرا حق مہر ایک ہزار روپیہ جو بذمہ خاوند ہے۔ میں اس جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد میری کوئی جائیداد ثابت ہوگی۔ تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میرے مرنے پر جو جائیداد میری ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی۔

العبد :- تسنیم اللہ بیگم موصیہ بقلم خود۔ گواہ شد :- محمد اسحق خان ڈیریانوالہ۔ گواہ شد :- محمد یعقوب خان ڈاکٹر برادر موصیہ

وصیت ۱۳۴۵۷ :- منکہ محمد اسحق خان ولد مستری محمد دین صاحب قوم افغان پیشہ زمیندارہ عمر ۲۹ سال پیدائشی احمدی ساکن ڈیریانوالہ ڈاکخانہ داؤد ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۵۲ ۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد کوئی نہیں کیونکہ میرے والد صاحب زندہ ہیں۔ میری ماہوار آمد ملازمت کے طور پر ۵۰/- روپے ہے۔ میں اپنی اس آمد کا دسواں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتا ہوں۔ کمی بیشی کی اطلاع دیتا رہوں گا۔ میرے مرنے پر جو جائیداد ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی۔

العبد :- محمد اسحق خان موصی۔ گواہ شد :- مولوی عبد الحق اپیل نویس ایبٹ آباد۔ گواہ شد :- ڈاکٹر محمد یعقوب خان۔

وصیت ۱۳۰۰۷ :- منکہ علی محمد ولد چوہدری عالم دین صاحب قوم ارائیں عمر ۹۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۰ء ساکن چک ۵۸/۲ ڈاکخانہ کمالیہ ضلع لائلپور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰ اپریل ۱۹۵۱ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ زمین ۱/۲ ۱۲ ایکڑ واقعہ چک ۵۸/۲ قیمتی ۵۰۰۰/- پانچ ہزار روپیہ اس میں سے مبلغ آٹھ صد ۸۰۰/- بالکل گورنمنٹ کو قابل ادا ہے۔ باقی بیالیس سو ۴۲۰۰/- کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ میرے مرنے پر جس قدر میری جائیداد ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

العبد :- علی محمد موصی نشان انگوٹھا۔ گواہ شد :- نور الحق پسر موصی۔ گواہ شد :- محمد یوسف پسر موصی مذکور

وصیت ۱۳۴۹۵ :- منکہ مہتاب بی بی زوجہ مولوی چراغ الدین صاحب مشنری قوم نوربات پیشہ خانہ داری عمر ۶۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۵ء ساکن قادیان حال ربوہ حلقہ ب۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۳ نومبر ۱۹۵۲ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میرا حق مہر مبلغ یکصد روپیہ ہے۔ جو بذمہ خاوند ہے۔ اس کے علاوہ اور کوئی جائیداد نہیں۔ میں اس جائیداد کے پانچویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ میرے مرنے پر جو جائیداد میری ثابت ہو۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ الامتہ :- مہتاب بی بی موصیہ نشان انگوٹھا۔ گواہ شد :- مولوی چراغ الدین خاوند موصیہ گواہ شد :- محمد ابراہیم محلہ دار الصدر ربوہ۔

وصیت ۱۱۸۶۳ :- منکہ ممتاز بیگم زوجہ چوہدری عنایت اللہ صاحب قوم جٹ کھیوہ عمر اڑتیس سال تاریخ بیعت ۱۹۳۸ء ساکن کھیوہ ڈاکخانہ چھبال ضلع امرتسر صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ یکم جنوری ۱۹۴۹ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ زیورات ایک سیر چاندی ۸۰/- روپے۔ سوئی طلائی ۱۱ ماشہ سونا ۱۰۰/- ایکسو روپیہ کانٹے طلائی ۱۱ ماشہ ایک سو ۱۰۰/- روپیہ۔ انگوٹھی طلائی ۱۱ ماشہ ۵۰/- روپیہ حق مہر وصول ہو چکا ہے۔ ۵۰/- روپیہ نقد روپیہ ۲۷۰/- کل میزان ۶۵۰/- ساڑھے چھ صد روپے ہیں دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتی ہوں۔ میرے ترکہ پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔

الامتہ :- نشان انگوٹھا ممتاز بیگم موصیہ گواہ شد :- محمد علی سیکرٹری تعلیم و تربیت جماعت احمدیہ راولپنڈی۔ گواہ شد :- عنایت اللہ چوہدری خاوند موصیہ

وصیت ۱۳۰۶۲ :- منکہ غلام حیدر خان ولد نواب خان قوم پٹھان پیشہ ملازمت عمر ۳۸ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۹ء ساکن ڈیریانوالہ ڈاکخانہ داؤد ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ یکم مئی ۱۹۵۱ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اس وقت اراضی ملکیت دو ایکڑ ہے۔ جس کی بازاری آٹھ صد ۸۰۰/- روپیہ قیمت ہے۔ اور نقد روپیہ ۵۰۰/- پانچصد ہے جو مبلغ ۱۳۰۰/- تیرہ صد روپیہ ہوتا ہے۔ میرا گذارہ تنخواہ پر ہے۔ جو ماہوار مبلغ ۹۳/- روپیہ ملتا ہے۔ کل جائیداد و ماہوار آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس کا ۱/۱۰ حصہ بھی دوں گا۔ میرے مرنے کے بعد جو جائیداد ثابت ہوگی۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد :- غلام حیدر خان موصی۔

گواہ شد :- عبد الغفور بقلم خود۔ گواہ شد :- نظام الدین احمدی سیکرٹری مال ڈیریانوالہ بقلم خود

وصیت ۱۳۴۲۸ :- منکہ محمد اسلم ولد فضل حق صاحب قوم طور راجپوت پیشہ زرگری عمر ۳۰ یا ۳۱ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن گوگیرہ ڈاکخانہ خاص ضلع منٹگمری صوبہ مغربی پنجاب پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵ اگست ۱۹۵۲ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اس وقت میرے پاس صرف ایک صد پچھتر ۱۷۵/- روپے کا زیور موجود ہے۔ اس کا ۱/۱۰ حصہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کو ادا کروں گا۔ اور میری جو ماہوار آمد ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی یعنی اس وقت میری ماہوار آمد مبلغ بیاسی ۸۵/- روپیہ ہے۔ اس کے علاوہ اگر کوئی اور جائیداد پیدا کروں گا۔ یا ہو۔ تو اس کا بھی ۱/۱۰ حصہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میرے مرنے کے بعد اگر کوئی جائیداد ثابت ہو۔ تو اس پر یہ ۱/۱۰ حصہ والی وصیت حاوی ہوگی۔ العبد :- محمد اسلم ولد فضل حق قوم طور راجپوت احمدی صدر گوگیرہ ڈاکخانہ خاص تحصیل اوکاڑہ ضلع منٹگمری بقلم خود ۵/۸/۵۲ گواہ شد :- محمد شریف مبلغ صدر گوگیرہ خاص ضلع منٹگمری گواہ شد :- محمد شفیع بقلم خود راجپوت احمدی

نمبر وصیت ۱۱۳۸۶ :- منکہ بشیر احمد ولد میاں گل محمد صاحب مرحوم قوم اعوان پیشہ ملازمت عمر ۳۱ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک ۴۶ شمالی ڈاکخانہ سرگودھا ضلع سرگودھا۔ صوبہ مغربی پنجاب پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲ اگست ۱۹۴۸ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میں کتابت کا کام کر کے اندازاً ماہوار اسی روپے کما لیا کرتا ہوں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا دسواں حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ دسواں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

العبد :- بشیر احمد بقلم خود چک ۴۶ شمالی ڈاکخانہ و ضلع سرگودھا۔ گواہ شد :- بقلم خود نور احمد مستری سکنہ چک ۴۶ شمالی وائس پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ۴۶ شمالی۔ گواہ شد :- نصیر احمد سکنہ چک ۴۶ شمالی ڈاکخانہ و ضلع سرگودھا۔ گواہ شد :- محمد شجاعت علی موصی انسپکٹر بیت المال۔ گواہ شد :- غلام رسول نائب امیر جماعت احمدیہ سرگودھا

نمبر وصیت ۱۳۵۱۱ :- منکہ کبیر الدین صدیقی میرٹھی ولد قمر الدین صاحب صدیقی میرٹھی قوم شیخ پیشہ تعلیم عمر ۲۲ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن احمد نگر ڈاکخانہ خاص ضلع جھنگ صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۷ دسمبر ۱۹۵۲ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ اس وقت تحریک جدید سے ماہوار تیس ۳۰/- روپیہ وظیفہ ملتا ہے۔ میں تازیست اپنے ماہوار وظیفہ کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد :- المرقوم کبیر الدین صدیقی احمد نگر ۱۷ دسمبر ۱۹۵۲ء

گواہ شد :- ظہور حسین پرنسپل جامعہ احمدیہ احمد نگر ۱۷/۱۲/۵۲۔ گواہ شد :- غلام حیدر سپرنٹنڈنٹ ہوسٹل جامعہ احمدیہ احمد نگر

نمبر وصیت ۱۳۴۳۹ :- منکہ احمدہ بی بی زوجہ چوہدری غلام محمد صاحب قوم گوجر پیشہ خانہ داری عمر ۴۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۵ء ساکن دیرکے ڈاکخانہ بدوکے چیمہ ضلع سیالکوٹ صوبہ مغربی پنجاب پاکستان۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۶/۵۲ ۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ (۱) حق مہر یکصد ۱۰۰/- روپیہ ہے (۲) سونے کی بالیاں ۲ عدد وزن ایک تولہ جن کی قیمت ایک صد ۱۰۰/- روپیہ ہے۔ یعنی کل جائیداد موجودہ دو صد روپیہ ۲۰۰/- روپیہ بنتی ہے۔ جس کے ۱/۴ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں جس کا چہارم حصہ اس وقت مبلغ پچاس روپیہ ۵۰/- صرف میرے ذمہ واجب الادا بنتے ہیں۔ جو کہ انشاء اللہ تعالیٰ ایک سال یا ششماہیوں میں ادا کر دوں گی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ میں داخل کر کے رسید حاصل کر لوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ میرے مرنے پر کسی قسم کی جائیداد یا کوئی روپیہ ثابت ہو۔ تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ الامتہ :- نشان انگوٹھا :- احمدہ بی بی زوجہ چوہدری غلام محمد صاحب گواہ شد :- صوفی علی محمد صاحب اصحابی موصی انسپکٹر وصایا۔ گواہ شد :- نشان انگوٹھا چوہدری غلام محمد صاحب خاوند موصیہ

نمبر وصیت ۱۳۴۸۵ :- منکہ نصیراں بی بی بنت چوہدری نتھے خان صاحب قوم جٹ وینس پیشہ خانہ داری عمر تقریباً ۲۷ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک ۳۸۸ گ ب ڈاکخانہ سمندری تحصیل سمندری ضلع لائلپور صوبہ مغربی پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۷/۵۲ ۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد زیورات کانٹے طلائی ایک تولہ مبلغ یکصد روپیہ ہے۔ میں اس کے ۱/۳ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ نیز اس کے علاوہ اگر میری کوئی جائیداد میرے مرنے پر ثابت ہوگی تو اس کے بھی ۱/۳ حصہ کی وصیت بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کے حق میں کرتی ہوں۔ الامتہ :- نصیراں بیگم بقلم خود۔ گواہ شد :- محمد ابراہیم وینس محرر دفتر وصیت ربوہ ضلع جھنگ گواہ شد :- نشان انگوٹھا :- چوہدری نتھے خان جٹ وینس والد موصیہ ساکن چک ۳۸۸ گ ب ڈاکخانہ سمندری ضلع لائلپور

وصیت ۱۳۰۰۶ :- منکہ زر بیگم زوجہ محمد یوسف صاحب قوم ارائیں پیشہ خانہ داری عمر ۳۳ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ٹکہ چک ۵۸/۲ ڈاکخانہ کمالیہ ضلع لائلپور صوبہ پنجاب پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰ اپریل ۱۹۵۱ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ حق مہر مبلغ یکصد روپیہ جو کہ میں خاوند سے وصول کر چکی ہوں۔ اور زیور ڈنڈیاں وزن ۹ ماشہ قیمت ۸۰/- روپیہ۔ کل میزان ۱۸۰/- روپے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے پر جس قدر میری جائیداد ہوگی اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ الامتہ :- زر بیگم۔ گواہ شد :- نشان انگوٹھا ظہور الدین معتمد درویش قادیان والد موصیہ مذکور۔ گواہ شد :- محمد یوسف خاوند موصیہ مذکورہ

وصیت ۱۱۸۱۸ :- منکہ محمد امیر خان ولد حیدر خان قوم سدھن پیشہ ملازمت عمر ۲۴ سال تاریخ بیعت ماہ نومبر ۱۹۴۵ء ساکن فیڈرلی ڈاکخانہ ترار کھیل آزاد پونچھ کشمیر۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ یکم جون ۱۹۴۹ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں ہے۔ اس وقت میری آمد یکصد روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ کو دیتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میرا متروکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہوگی۔ العبد :- المرقوم بقلم خود

L. A. C. Mohd Amir Khan Pak/39688-
No T-A-R-D- M/A125/6 R. P. A. F. Drigh Road Karachi

گواہ شد :- Pak/12388 Cpl. Khan M. 101 M. V. R. P. A. F Drigh Road Karachi

گواہ شد :- 19472 Ahmad F. D. F. M. E. T. T. S. R. P. A. F. Station Drigh Road Karachi

پاکستان ریلویز سروس کمیشن ۱۴۳۔ جی ٹی روڈ لاہور

نوٹس

نارتھ ویسٹرن ریلوے ہیڈ کوارٹرز آفس کی سول انجینئرنگ برانچ میں ٹریسرز کی تیرہ ۱۳ آسامیوں کو پُر کرنے کے لئے ۲۵ فروری ۱۹۵۳ء تک پاکستانی نیشنلز کی درخواستیں مطلوب ہیں تنخواہ ساٹھ روپیہ ماہوار ہے سکیل ۶۰-۲-۸۰ ہے۔ مہنگائی اور دیگر الاؤنسیز جو اس ریلوے کے قواعد کے مطابق منظور شدہ ہیں تنخواہ کے علاوہ ہوں گے۔ مذکورہ بالا تیرہ آسامیوں کے علاوہ مزید تیس ۳۰ قابل امیدواروں کے نام بھی اس لئے درج فہرست کئے جائیں گے کہ آئندہ ایک میعاد تک حسب ضرورت ان کو ملازمت کے لئے بلایا جا سکے۔

ان آسامیوں کا ایک فیصدی سات فیصدی، اور دس فیصدی، اچھوتوں، شمال مغربی سرحدی صوبہ کے قبائلی علاقوں (جن میں صوبہ مذکور کی ریاستیں یعنی امب، سوات، دیر، چترال بھی شامل ہیں) بلوچستان کے باشندوں (بمع ریاست ہائے متعلقہ بلوچستان یعنی قلات، لاس بیلا، خاران اور مکران بھی شامل ہیں) کے لئے بالترتیب مندرجہ مخصوص و وقف کیا گیا ہے۔

درخواستیں مجوزہ فارم پر آنی چاہئیں۔ فارم کی قیمت ایک روپیہ ہے اور یہ نورتھ ویسٹرن ریلوے کے بڑے بڑے سٹیشنوں سے دستیاب ہو سکتی ہے۔ اچھوتوں اور مندرجہ بالا قبائلی افراد اور باشندوں کے لئے اس فارم کی قیمت صرف چار آنہ ہے۔ یہ درخواستیں امیدوار کی عمر، علمی استطاعت اور دوسری حاصل کردہ قابلیتوں کے سرٹیفکیٹوں، نیز اس کے سیرت و کردار پر دلالت کرنے والی دستاویزوں کی مصدقہ نقول سمیت اپنے اپنے متعلقہ دفتر روزگار کی وساطت سے صاحب چیئرمین پاکستان ریلویز سروس کمیشن ۱۴۳ جی۔ ٹی روڈ لاہور کے نام آنی چاہئیں۔ گورنمنٹ اور ریلوے ملازمین اپنی درخواستیں اپنے اپنے محکمہ یا افسران متعلقہ کی وساطت سے بھیجیں۔

وہ امیدوار جو مندرجہ بالا قبائلی علاقہ سے متعلق ہیں۔ اور نیز وہ درخواست کنندگان جو ڈیرہ غازی خان کے اس علاقہ سے تعلق رکھتے ہیں جو پنجاب سے علیحدہ شمار ہو کر قبائلی علاقہ میں شامل شدہ متصور ہوتا ہے کی درخواستیں مع اس سرٹیفکیٹ کے آنی چاہئیں جو کہ متعلقہ علاقہ کے صاحب پولیٹیکل ایجنٹ یا صاحب ڈپٹی کمشنر سے اس امر کی تصدیق کا حامل ہو کہ امیدوار فلاں علاقہ کا باشندہ ہے۔ یا فلاں جگہ سکونت پذیر ہے۔

۲۔ تعلیمی معیار درجہ استعداد (الف) امیدوار کے لئے پنجاب انجینئرنگ اینڈ ٹیکنولوجی کالج کے "بی" کلاس سرٹیفکیٹ کا حامل ہونا ضروری ہے یا اس کے پاس ٹامسن انجینئرنگ کالج رسول کے ڈرافٹسمین شپ کا سرٹیفکیٹ ہونا چاہیئے۔ یا وہ ایسا سرٹیفکیٹ رکھتا ہو جس کی حیثیت ان امتحانات کی استعداد کے برابر تسلیم شدہ ہو اور وہ سرٹیفکیٹ کسی متعارف اور مسلمہ ٹیکنیکل سکول یا کالج سے حاصل کیا گیا ہو ایسے امیدوار جو ٹریسر کے کام کی قابلیت کا کافی تجربہ اور اس کام میں پوری تحصیل کا ثبوت بہم پہنچا سکے۔ ان آسامیوں کیلئے ان کے معاملہ پر بھی غور کیا جائے گا

(ب) امیدوار کیلئے انگریزی کا دان ہونا ضروری ہے اور اس کی تعلیم میٹرک کی تعلیم تک ہونی چاہیئے۔

۳۔ عمر۔ ۲۵ فروری ۱۹۵۳ء تک امیدوار کی عمر اٹھارہ ۱۸ سال سے پچیس ۲۵ سال تک ہونی چاہیئے۔ لیکن اچھوت اور مندرجہ بالا قبائلی علاقوں کے امیدواروں کے لئے مقررہ عمر سے تین ۳ سال زائد عمر ہونے کی رعایت ہے۔

تفصیلات معلوم کرنے کے لئے اپنے قریبی دفتر روزگار سے رابطہ پیدا کیجئے۔ یا ٹکٹ لگا ہوا لفافہ بمع اپنے مکمل پتہ کے سیکرٹری پاکستان ریلویز سروس کمیشن ۱۴۳ جی۔ ٹی روڈ لاہور کے نام ارسال کر کے حاصل کیجئے۔

سید یوسف حسین
سیکرٹری

RSC52/14/(21)

ولادت:۔ خاکسار کو اللہ تعالےٰ نے پہلا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ احباب نومولود کی درازیٔ عمر اور خادم دین بننے کی دعا فرمائیں۔ محمد نواز گوندل رابہ ضلع گوجرانوالہ۔

ایک تازہ فتوےٰ

سوال:۔ کیا زمین کی آمدنی پر بھی زکوٰۃ فرض ہے۔ یا محض مال تجارت پر ہی ہے۔ اور اگر ہے تو کیا وہ چندہ کم از کم $\frac{1}{16}$ ادا کیا جاتا ہے۔ وہ زکوٰۃ کا جو $\frac{1}{40}$ ادا کرنی ہوتی ہے۔ قائم مقام ہو سکتا ہے یا نہیں۔ اگر ہے تو زکوٰۃ کو علیحدہ مد میں ادا کرنے کی کچھ ضرورت نہیں۔ اور اگر نہیں تو اس کی وضاحت مسلسل اخبار میں شائع فرمائیں۔ تا وہ لوگ جو چندہ کو زکوٰۃ کا قائم مقام سمجھتے ہیں گنہگار نہ ہوں۔

(میاں مسعود احمد خان سانگلہ ہل احمد برادرز اینڈ کو)

جواب:۔ پاکستان اور ہندوستان کی زمینیں چونکہ اخراجی ہیں۔ اس لئے سرکاری ٹیکس ادا کرنے کی وجہ سے ان کی پیداوار میں زکوٰۃ واجب نہیں۔ مال تجارت پر زکوٰۃ واجب ہے۔ اور مقررہ چندہ جو ہر احمدی پر واجب ہے۔ زکوٰۃ کا قائم مقام نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ زکوٰۃ کی ادائیگی میں نیت شرط ہے۔ اور اس کی مقدار میں کمی بیشی کی اجازت نہیں۔ اور اس کے مصرف کے اغراض مقرر ہیں۔ لیکن چندے خاص مقصد کے لئے جماعت کے ہر فرد نے اپنے پر فرض کئے ہیں۔ اور ان کے ادا کرنے کا عہد کیا ہے۔ اس لئے زکوٰۃ کو ان کے اندر محسوب کرنا درست نہیں۔ (دستخط) سیف الرحمٰن مفتی سلسلہ عالیہ احمدیہ (نظارت بیت المال ربوہ)

اعلان ضروری برائے جملہ جماعت ہائے احمدیہ ضلع شیخوپورہ

تمام امراء و پریذیڈنٹ صاحبان جماعت ہائے احمدیہ ضلع شیخوپورہ کو چاہیئے۔ کہ مورخہ یکم فروری بروز اتوار صبح ۱۰ بجے میری کوٹھی واقع ریلوے روڈ شیخوپورہ برائے انتخاب مندرجہ ذیل سیکرٹریان ضلع اور دیگر نہایت اہم اور ضروری امور کے طے کرنے کے لئے تشریف لے آویں۔

(۱) سیکرٹری امور عامہ (۲) سیکرٹری تبلیغ (۳) سیکرٹری تعلیم و تربیت

اگر کوئی امیر یا پریذیڈنٹ کسی مجبوری کی وجہ سے خود تشریف نہ لاسکیں۔ تو کسی سیکرٹری کو اپنا نمائندہ بنا کر ارسال فرمائیں دوست موزوں احباب کا نام سوچ کر آئیں۔ اور بہتر ہوگا۔ کہ جماعت سے مشورہ کر کے آئیں۔ کھانے کا انتظام میری کوٹھی پر ہوگا۔

(محمد الیاس حسین امیر جماعتہائے احمدیہ ضلع شیخوپورہ)

خیر الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کا نہایت ہی سخت تاکید فرمان

(مہدی کے ظہور کی خبر سنتے ہی تم پر فرض ہے۔ کہ اس کی بیعت میں داخل ہو جاؤ۔ خواہ برف پر گھٹنوں کے بل چلنا پڑے۔ (مسلم) نہایت سخت تاکیدی حکم ہے۔ احمدی جماعت کا فرض ہے۔ کہ وہ غفلت میں پڑی ہوئی دنیا کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم پہنچائے اس کی آسان راہ یہ ہے۔ کہ آپ اپنے علاقہ کے تعلیمیافتہ لوگوں اور لائبریریوں کے پتہ جات روانہ فرمائیے ہم یہاں سے ان کو مناسب لٹریچر روانہ کریں گے۔

عبد اللہ الہ دین سکندر آباد دکن

طبیہ عجائب گھر۔ پوسٹ بکس ۲۸۹ لاہور

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر ضرور لکھ دیا کریں۔ ورنہ تعمیل نہ ہونے کی شکایت دور نہ ہو سکے گی۔

دنیا کی کوئی آئینی حکومت احمدیوں کو اقلیت قرار نہیں دے سکتی

(منقول از جلا وطن لاہور)

پاکستان کے احراری اور غیر احراری طبقہ کی طرف سے گذشتہ چند ماہ سے یہ مطالبہ کیا جا رہا ہے۔ کہ احمدیوں کو اقلیت قرار دیا جائے۔ مگر کیا حکومت پاکستان جب تک کہ احمدیوں کی طرف سے ان کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کی درخواست نہ ہو۔ ان کو اقلیت قرار دے سکتی ہے؟ ہمارا خیال ہے۔ کہ پاکستان یا دنیا کی کوئی آئینی اور جمہوری حکومت ان کو اقلیت قرار دینے کا حق نہیں رکھتی۔ الا اس صورت میں کہ حکومت ایک سخت متعصب مفتی کی صورت اختیار کر کے آئینِ جمہوریت کی خلاف ورزی کرے۔

مشرقی پاکستان کے سکاوٹ پشاور میں

پشاور ۲۳ر جنوری۔ مشرقی پاکستان کے سکاوٹ پشاور پہنچ گئے ہیں۔ مقامی سکاؤٹوں اور محکمہ تعلیم کے افسروں نے سٹیشن پر ان کا پر جوش خیر مقدم کیا۔ ان سکاؤٹوں نے پشاور یونیورسٹی۔ اسلامیہ کالج اور دیگر مقامات کی سیر کی۔

پنجاب اور مشرقی بنگال مسلم لیگ کا مشترکہ اجلاس

کراچی ۲۳ر جنوری۔ بنیادی اصولوں کے اختلافی مسائل کا حل تلاش کرنے کے لئے مغربی پاکستان کے مسلم لیگی لیڈروں کی ایک بڑی تعداد عنقریب مشرقی پاکستان جانے والی ہے۔ اس سلسلے میں یہ بھی معلوم ہوا ہے۔ کہ ڈھاکہ میں پنجاب اور مشرقی پاکستان مسلم لیگ کی ورکنگ کمیٹیوں کا ایک مشترکہ اجلاس منعقد کیا جانے والا ہے۔ وزیر اعظم خواجہ ناظم الدین اس اجلاس سے خطاب کریں گے۔ اس مشترکہ اجلاس کی ابھی کوئی تاریخ مقرر نہیں ہوئی ہے۔

تعلیمی اداروں کی فیس میں کمی کا مسئلہ

کراچی ۲۳ر جنوری۔ حکومت پاکستان نے کراچی کے تعلیمی اداروں کی فیسوں میں تخفیف کے مسئلہ کا تفصیلی جائزہ لینے کے لئے وزارت تعلیم کے ایک اعلیٰ افسر مقرر کیا ہے۔ فیسوں میں کمی کی وجہ سے ان اداروں کی آمدنی بھی کم ہو جائے گی۔ اور حکومت کو ان تعلیمی اداروں کی مالی امداد بڑھانی پڑے گی۔ کراچی میں ایسے سکولوں اور کالجوں کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ جو حکومت سے حاصل ہونے والی مالی امداد اور فیسوں کی آمدنی پر گزارہ کرتے ہیں۔ اور فیسوں میں کمی کے فیصلہ کے بعد لازمی طور پر حکومت کو اس امداد میں خاطر خواہ اضافہ کرنا پڑے گا۔ وزارت تعلیم نے ڈھاکہ اور لاہور کے تعلیمی اداروں کی فیسوں کی شرح بھی طلب کی ہے۔ یاد رہے۔ کہ وزیر اعظم الحاج خواجہ ناظم الدین نے کراچی کے طلباء کے ایک وفد کو یقین دلایا تھا۔ کہ کراچی میں بھی فیس کی شرح لاہور اور ڈھاکہ کے برابر کر دی جائے گی۔

دہلی میں ہندوستانی مقبوضہ کشمیر کے وزیر اعظم شیخ عبداللہ کی تقریر

دہلی ۲۳ر جنوری۔ ہندوستانی مقبوضہ کشمیر کے وزیر اعظم مدراس سے نئی دہلی پہنچ گئے ہیں۔ انہوں نے آج نئی دہلی میں ایک جلسہ عام میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ کشمیر کا مسئلہ بین الاقوامی اہمیت اور پیچیدگی اختیار کر چکا ہے۔ اور اسے اقوام متحدہ سے واپس لینا ایک خطرناک غلطی ہوگی۔ انہوں نے کہا۔ کہ جو لوگ مسئلہ کشمیر کو واپس لینے کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ انہیں معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ اس کے نتائج بہت تباہ کن ہوں گے۔ جو لوگ اس قسم کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ وہ پاکستان کے ہاتھ مضبوط کر رہے ہیں۔

شیخ عبداللہ نے کہا۔ کہ جموں اور کشمیر کے لوگوں نے اپنی خوشی اور رضامندی سے ہندوستان سے پلو باندھا ہے۔ وہ ہمیشہ ایک قومی نظریہ کے حامی رہے ہیں۔ اور دو قومی نظریہ کی مخالفت کرتے آئے ہیں۔ جس کی بنیاد پر پاکستان قائم ہوا ہے۔ انہوں نے کہا۔ کہ جو لوگ ریاستی حکومت کے خلاف شورش اور فساد برپا کر رہے ہیں۔ وہ پاکستان کے ہاتھ میں کھیل رہے ہیں۔ اور یہ ثابت کر رہے ہیں کہ وہ خوف کے احساس میں مبتلا ہیں۔ شیخ عبداللہ نے کہا۔ کہ جب سے کشمیر میں لڑائی بند ہوئی ہے۔ پاکستان نے ہندوستان کے خلاف ایک اعصابی جنگ شروع کر دی ہے۔ اس کا مقابلہ اسی صورت میں کیا جا سکتا ہے۔ کہ ہندوستان کے تمام طبقات میں اتحاد ہو۔

شام و لبنان کے مذاکرات

بیروت ۲۳ر جنوری۔ لبنانی حکام کو ابھی تک یہ اطلاع موصول نہیں ہوئی۔ کہ کن تاریخوں کو شام و لبنان کی گفت و شنید شروع کی جائے گی۔ تاہم دونوں ملکوں میں اقتصادی ادارے جلد سے کوئی تاریخ مقرر کرانے کی کوششیں کر رہے ہیں۔ دمشق کی اطلاع کے مطابق وہاں یہ توقع کی جا رہی ہے۔ کہ لبنان کے وزیر اعظم امیر خالد شہاب حکومت شام سے رابطہ پیدا کر کے تاریخ کا تعیین کرائیں گے۔ ان حلقوں نے مزید بتایا۔ کہ اب مذاکرات کے ایجنڈے پر جو اہم ترین مسئلہ رکھا جائے گا۔ وہ لبنان اور پٹرولیم کمپنیوں کے معاہدوں کا سوال ہے

(اسٹار)

سوڈان کے متعلق کئی ایک امور میں مصر اور برطانیہ متفق ہو گئے ہیں

لندن ۲۳ جنوری۔ معلوم ہوا ہے کہ وزیر اعظم مصر جنرل محمد نجیب اور برطانی سفیر سر رلیف سٹیونسن کے درمیان عنقریب ایک اور ملاقات ہونے والی ہے

مصری حکومت ابھی تک سوڈان کے متعلق برطانی معاہدے کے مسودے کا مطالعہ کر رہی ہے اور اس مطالعہ میں حکومت مصر جس قدر وقت صرف کر رہی ہے۔ اس سے یہ ظاہر نہیں ہوتا کہ مسودے کو بالکل مسترد کر دیا جائے گا۔ اس امر پہ زور دیا جا رہا ہے کہ بہت سے نکات پر برطانیہ اور مصر بالکل متفق ہیں۔

اگرچہ حالات نے تاخیر کو ناگزیر بنا دیا ہے پھر بھی سوڈان کی خود مختار حکومت کے قیام میں اس تعویق پہ افسوس کا اظہار کیا جا رہا ہے لیکن ساتھ ہی یہ بھی تسلیم کیا جاتا ہے۔ کہ طرفین میں سے کوئی بھی تاخیر کو نظر انداز نہیں کر سکتا۔

(اسٹار)

سکھر شہر کی ترقی کیلئے ۳۱ لاکھ روپیہ

سکھر ۲۳ جنوری۔ باوثوق طور پر معلوم ہوا ہے کہ حکومت پاکستان نے مجلسی ترقیاتی منصوبے کے تحت سکھر کے شہر کی ترقی کے لئے ۳۱،۰۰،۰۰۰ روپے کی رقم منظور کی ہے۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ ۵،۳۰،۰۰۰ روپے کی پہلی قسط شہری نالیوں کے سسٹم کی توسیع اور آب رسانی کے سلسلے کی ترقی کے لئے ادا کر دی ہے

اس کام کے لئے سندھ کے محکمہ تعمیرات عامہ نے ایک الگ ڈویژن قائم کر دیا ہے۔ اور توقع ہے کہ اپریل تک کام شروع ہو جائے گا۔ (اسٹار)

سکھر کے قریب نمونے کی مہاجر کالونی

سکھر ۲۳ جنوری۔ گاؤ آرامگاہ سکھر کے قریب غریب مہاجرین کی ایک نمونے کی بستی قائم ہو گئی ہے جو دو سو جھونپڑیوں پر مشتمل ہے۔ اس کی سڑکیں نہایت عمدہ ہیں۔ اور پانی اور بجلی کا خاطر خواہ انتظام بھی کر دیا گیا ہے۔ اس میں تقریباً ۱۰۰۰ مہاجرین آباد کئے جائیں گے۔

باوثوق ذریعہ سے معلوم ہوا ہے کہ یہ جھونپڑیاں بالاقساط پر ان مہاجرین خاندانوں کے ہاتھ فروخت کی جائیں گی۔ جو ابھی تک آباد نہیں ہوئے۔ (اسٹار)

عراق کے پارلیمانی ارکان کا اجلاس

بغداد ۲۳ جنوری۔ حکومت عراق کی طرف سے کل نئے منتخب شدہ پارلیمانی ارکان کا اجلاس طلب کیا جائے گا۔ تخت سے جو تقریر کی جائے گی۔ اس کی تفصیلات تیار کرنے کے بعد اسے آخری شکل دی جا چکی ہے۔

یقین کیا جاتا ہے۔ کہ تقریر میں حکومت کے ان پروگراموں کا اعلان کیا جائے گا کہ ملک کی اقتصادی حالت کو ترقی دے کر آبادی کے معیار زندگی کو بلند کیا جائے گا۔

خارجہ پالیسی کے سلسلہ میں اس امر پہ زور دیا جائے گا۔ کہ عرب ملکوں کے ساتھ عراق کی روایتی پالیسی قائم رکھی جائے۔ اور بین العرب اجتماعی تحفظ کے معاہدے کو تقویت پہونچائی جائے۔ فوج کو مضبوط بنایا جائے۔ اسلحہ سازی کے کارخانے قائم کئے جائیں۔ اور فوجیوں کی اہلیت میں ہر لحاظ سے اضافہ کیا جائے (اسٹار)

آخر ہمارے علماء کرام چاہتے کیا ہیں

پاکستان کے طول و عرض میں دستور اسلامی کے نالوں سے علماء کرام نے شور محشر برپا کر رکھا ہے۔ آخر وہ چاہتے کیا ہیں؟ اگر دستور سے ان کی مراد کنسٹی ٹیوشن ہے تو کتنے کے علماء ہیں۔ جو کنسٹی ٹیوشن کا ابجد کو سمجھنے کی اہلیت رکھتے ہیں۔ اگر ان کا مقصد یہ ہو۔ کہ مجلس مقننہ مکفرین کی ٹولی ہونی چاہیئے۔ جو کفر و تکفیر کے فتاوی جاری کیا کرے۔ تو اس نیک ڈیوٹی کو علماء کرام بخوبی سر انجام دے رہے ہیں۔ اگر ان کا مقصد یہ ہو کہ جس کو وہ کافر و مرتد قرار دیدیں۔ اس کی گردن گلوٹین کے نیچے رکھدی جایا کرے۔ تو پھر اس سے تو نہ کوئی مسلمان بچ سکے گا نہ کوئی مولوی۔ کیونکہ وہ سب ایک دوسرے کے نزدیک کافر ہیں۔

(اخبار جلا وطن لاہور ۵ دسمبر ۱۹۵۲ء)

لاہور میں ریلوے ٹریننگ سنٹر کا قیام

کراچی ۲۳ جنوری اقوام متحدہ کے کمیشن برائے ایشیاء و مشرق بعید کی طرف سے لاہور میں جو ریلوے ٹریننگ سنٹر قائم کیا جا رہا ہے۔ اس کے لئے پاکستانی افسروں کی خدمات بھی حاصل کی جانیوالی ہیں۔ توقع ہے کہ ۱۵ اگست ۱۹۵۳ء کو اس مرکز کا افتتاح ہوگا۔ اس میں ایشیا اور مشرق بعید کے تمام ممالک کی ریلوے کے کارکنوں کی ٹریننگ کا اہتمام ہوگا۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵